Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۵ ہفتہ ۵-رجب ۱۴۱۴ھ ۱۹-فتح ۷۲ ۱۳ ہش ۱۹-دسمبر ۹۳ء

اعلان برائے التواء جلسہ سالانہ

امسال ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۹۳ء کو جلسہ سالانہ کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کے لئے حکومت کو درخواست دی گئی تھی۔

چونکہ تاحال حکومت کی طرف سے اجازت دینے یا نہ دینے کی بابت کوئی جواب موصول نہیں ہوا اور اب مزید انتظار ممکن نہیں۔ اس لئے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

خدا کے نام پر بنی نوع انسان کو اپنے ظلموں سے بچاؤ تو خدا کی غیرت تمہاری حفاظت کرے گی

عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری ہے جسکی دنیا میں کوئی نظیر نہ ہوگی

بزرگ پرستی کا رنگ اختیار نہ کریں کیونکہ یہ آئندہ نسلوں کی تباہی کا موجب بن سکتی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ ۱۳-تبوک ۷۲ ۱۳ ہش (۱۳-اگست ۱۹۹۳ء)

بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن۔

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کا کلمہ

"تو ان سے کہہ دے یعنی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو ان سے کہہ دے کہ میرے رب نے یقیناً مجھے صراط مستقیم کی ہدایت دی ہے۔(-) یہ وہ سیدھا' سیدھی راہ پر چلنے والا' خود قائم اور دوسروں کو قائم کرنے والا مذہب ہے(-) جو ابراہیمؑ کی ملت ہے یعنی ابراہیمؑ کی ملت کی تعریف یہ ہے کہ وہ (-) خود بھی سیدھا ہے۔ دوسروں کو بھی سیدھی راہ پر رکھنے والا ہے۔(-) اور ابراہیمؑ مشرکوں میں سے ہرگز نہیں تھا۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا تو عربی محاورے کے مطابق یہ بہت بڑی تعریف ہے۔ اردو میں ہم کسی کو کہیں کہ وہ چور نہیں ہے تو اس کو بہت غصہ آئے گا۔ کہے گا کہ ہیں! تم نے وہم کیسے کیا کہ میں چوروں میں شمار ہو سکتا ہوں لیکن عربی میں جب یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مشرکین میں سے نہیں ہے جس طرح خدا اپنے متعلق فرماتا ہے میں ظلم کرنے والا نہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ شرک کا کوئی ذرہ بھی' کوئی شائبہ بھی اس میں نہیں پایا جاتا تھا۔ کلیتہً نفی ہے۔ اس لئے وہاں (اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھا) بہت بڑی تعریف کا کلمہ بن جاتا ہے کہ ابراہیمؑ کی ذات میں شرک کا ادنیٰ سا شائبہ بھی نہیں تھا۔ اس کا وجود شرک سے کلیتہً پاک تھا(-)۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے متعلق منفی رنگ میں جو تعریف فرمائی گئی یعنی ابراہیمؑ میں شرک کی کوئی آمیزش نہیں تھی۔ اس کا مثبت پہلو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں ثابت کر کے دکھایا گیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بہت ہی عظیم تعریف کا ایک رنگ تھا جو اللہ تعالیٰ نے اختیار فرمایا۔ ابراہیمؑ کو شرک سے پاک قرار دینے کے بعد حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ان مقامات پر فائز دکھایا گیا جو شرک سے پاک ہونے کے بعد عطا ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا (-) دیکھو میری تو تمام تر عبادتیں اور ہر قسم کی قربانیاں (-) میرا جینا' میرا مرنا' میری زندگی' میری موت سب کچھ اللہ کے لئے ہو چکا ہے۔ پس شرک کی نفی انسان کو جس چیز کے لئے تیار کرتی ہے وہ تمام صفات حسنہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم میں پائی جاتی تھیں یعنی پہلے غیر اللہ سے تختی صاف کی' پھر اس تختی پر ہر جگہ خدا کے رنگ بھر دیئے۔ یہ توحید کا وہ مضمون ہے جس سے متعلق آج کل میں کچھ امور آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں لیکن اس سے پہلے کچھ دوسری باتیں جو ہفتے کے دوران ہوتی رہتی ہیں وہ اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں اور حق رکھتی ہیں کہ ان کا ذکر ضرور کیا جائے۔

جماعتی دینی اجتماعات اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے مجھے یہ تاکیدی پیغام ملا ہے کہ ہماری سالانہ فضل عمر تعلیم (کلام الٰہی) کلاس آج ۱۳/ اگست سے شروع ہو کر ۱۵/ اگست تک جاری رہے گی۔ اس موقعہ پر ہمیں بھی پیغام بھیجیں تاکہ ہمارے دل خوش ہوں۔

مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کا ساتواں سالانہ اجتماع ۱۴/ اگست یعنی کل سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ اجتماع دو روزہ ہے اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ آپ خود تشریف لائیں ورنہ کم سے کم خطبہ میں تو ضرور ذکر کریں۔ یہ دوسرا پہلو ہے جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

میں (اللہ نے چاہا تو) قبول کر سکتا ہوں۔

مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کا سالانہ مرکزی اجتماع ۱۳- ۱۴- ۱۵- اگست کو منعقد ہو رہا ہے۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ امریکہ نے اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ کا سالانہ اجتماع ۱۴/ اگست کو شروع ہو رہا ہے۔ قائد صاحب ضلع کوئٹہ نے اجتماع کے حوالے سے مجھ سے کچھ کہنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

ان تمام اجتماعات سے متعلق میں ایک مرکزی بات جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ سب تربیتی اجتماعات ہیں اور آج کل جب کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت دنیا میں بکثرت پھیل رہی ہے اور رفتار تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے تربیت کی طرف سے پہلے سے زیادہ گہری نظر کے ساتھ اور مستقل مزاجی کے ساتھ توجہ دینی ہوگی۔

تربیت کا پروگرام مختصر ہونا چاہئے مجھے بچپن سے مختلف قسم کے تربیتی اجتماعات میں شامل ہونے کی بھی توفیق ملتی رہی اور وہ اجتماعات منعقد کروانے کی بھی توفیق ملتی رہی۔ مختلف جماعتی ذمہ داریوں میں یہ تجربہ اطفال الاحمدیہ سے لے کر انصار اللہ تک کی عمر تک دراز رہے میں نے ایک بات جو ہمیشہ محسوس کی اور اس کی وجہ سے طبیعت میں اطمینان نہیں ہو سکا کہ اجتماعات پوری طرح فائدہ مند ہیں بھی کہ نہیں' وہ یہ تھی کہ اجتماعات میں ضرورت سے زیادہ پروگرام بھر دیئے جاتے تھے اور کوشش کی جاتی تھی کہ تین دن میں سب کچھ پڑھا دیں۔ (کلام الٰہی) کا کورس' حدیث کا کورس' حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے ارشادات کا کورس (۔) اعتراضات کے جواب سکھانا۔ یہ ناممکن ہے۔ ہو ہی نہیں سکتا کہ تین دن یا پندرہ دن کے اجتماع میں بھی یہ ساری باتیں اچھی طرح بچوں کے ذہن نشین کرادی جائیں۔ پھر وہ سرسری سے امتحان ہوتے تھے اور پھر انعامات تقسیم ہو گئے اور سب نے جنڈا کھا اور چھٹی ہو گئی۔ کچھ دن کے بعد جب آپ ان بچوں سے جا کر پوچھیں کہ کچھ یاد بھی ہے تو شاید ہی کوئی ہوگا جسے یاد ہو گا اور وہ وہی ہو گا جسے پہلے ہی یاد تھا۔ اجتماع کے بعد اس تین دن کے تیزی کے ساتھ CRAM کروانے والے یعنی گھوٹنے والے پروگراموں میں بچوں کو کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ ہاں ایک روحانی لذت ضرور ہوتی ہے۔ اجتماع میں شمولیت کی برکت ضرور عطا ہوتی ہے۔ اس لئے اجتماع کو بے فائدہ کہنا تو یقیناً غلط ہے مگر پروگرام اس ذہانت سے ترتیب نہیں دیئے جاتے کہ تھوڑے وقت میں سے زیادہ سے زیادہ استفادہ ہو سکے۔ تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ استفادہ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ پروگرام نہیں بلکہ کم سے کم پروگرام رکھنے چاہئیں۔ یہ دو چیزیں ایک دوسرے سے ضد رکھتی ہیں۔ تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ پروگرام کم سے کم افادہ کریں گے یعنی فائدہ پہنچائیں گے اور کم سے کم پروگرام جن کو بڑی محنت کے ساتھ اور عقل کے ساتھ تیار کیا گیا ہو اور بار بار رواں کروایا جائے تو یہ پروگرام بہت گہرا فائدہ پہنچا سکتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان کو سال بھر کا Home Task دیا جائے۔ ہمارے ہاں سکولوں میں بھی استاد سمجھتے تھے کہ ایک گھنٹے کی پڑھائی یا چالیس منٹ کی پڑھائی کافی نہیں ہے اس لئے وہ گھر کا کام دیا کرتے تھے یورپ میں یہ رواج بہت زیادہ ہے۔ جتنا کام وہاں دیا جاتا تھا اس سے بہت زیادہ کام یورپ میں گھر پر دیا جاتا ہے۔ تمام یونیورسٹیاں یہی کرتی ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جب تک بچہ گھر جا کر خود ذمہ داری اور توجہ سے ان باتوں کو سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کرے گا اس وقت تک محض کلاس کا پڑھا ہوا کافی نہیں ہے۔

تین دن کے جو اجتماعات ہیں ان میں تو بچے کو زائد وقت ملتا ہی نہیں ناممکن ہے کہ وہ رات ۱۱ بجے تک مصروف رہے اور پھر صبح ۴ بجے اس کو تہجد پر بھی اٹھانا ہو اور بیچ میں وہ گھر کے کام کی تیاری بھی کرے۔ اس لئے حقیقت پسندی بہت ہی ضروری چیز ہے۔ ساری دنیا کے اجتماعات کو حکمت سے بھر دیں۔ عقل کے مطابق کام کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔) اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس لئے آپ اگر اجتماع میں شامل ہونے والے یا تربیتی کلاسز پر آنے والے بچوں پر یا بڑوں پر ان کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ ڈالیں گے تو ایک قسم کی خدائی کا دعویٰ کرنے والی بات ہے جو جھوٹی خدائی ہے کیونکہ سچا خدا تو بوجھ نہیں ڈالتا۔ یہ جھوٹے خدا ہی ہیں جو اپنی بے وقوفی سے بوجھ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں نے لفظ تو بہت سخت بولا ہے لیکن جو آخری تجزیہ ہے وہ یہی بنتا ہے۔ انسان جب بھی خدا کی صفات سے ہٹ کر قدم اٹھاتا ہے تو عملاً ایک قسم کا جھوٹا خدا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اگرچہ وہ بالارادہ نہ بھی ہو۔ اگر بالارادہ ہو تو وہ شرک ہے اور بہت بڑا گناہ ہے لیکن اگر غفلت کی حالت میں ناسمجھی میں کیا جائے تو شرک تو نہیں مگر شرک کے نقصانات ضرور رکھتا ہے کیونکہ انسان کو غیر اللہ سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ صفات باری تعالیٰ سے ہٹ کر آپ جو بھی کام کریں گے اس میں فائدے سے محروم رہ جائیں گے۔ اس لئے تربیتی اجتماعات کو اس رنگ میں ترتیب دیں کہ جو کچھ وہاں پڑھائیں اس میں صرف نمونہ دیں اور وہ نمونے اتنے پکا دیں اور اس محبت سے پڑھائیں کہ وہ نمونے ذہن نشین بھی ہوں اور دل نشین بھی ہوں۔ ان سے پیار ہو جائے۔ مثلاً اگر آپ ساری (عبادت) نہیں پڑھا سکتے تو سورۂ فاتحہ پڑھائیں اور اتنا پڑھائیں اور اس طرح بار بار پڑھائیں کہ اس کے معانی سے محبت ہو جائے اور اس کا مضمون ذہن میں نقش ہو جائے۔ وہ یاد ہو اور اس طرح یاد ہو کہ پڑھنے کے ساتھ ذہن کو ترجمہ نہ کرنا پڑے بلکہ عربی الفاظ کے ساتھ ساتھ ہی وہ ترجمہ ذہن میں نقش ہو۔ ایک انسان کو جب سورۂ فاتحہ سے محبت پیدا ہو جاتی ہے تو باقی (عبادت) کے لئے سورۂ فاتحہ رستہ صاف کرتی ہے اور صراط مستقیم کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔ سورۂ فاتحہ میں وہ صراط مستقیم ہے جس پر ایک دفعہ ڈالا جائے تو انسان کے قدم وہاں رکتے نہیں ہیں کہ جہاں تک ہاتھ پکڑ کر لے گئے وہاں جا کر کھڑے ہو گئے بلکہ صراط مستقیم وہ صراط ہے جس کا سلسلہ انبیاء تک چلتا ہے (۔) حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک دراز ہے۔ وہ سارے سفر جو آپ نے صراط مستقیم میں روحانیت کے طے کئے ہیں اور جن کا ذکر اس آیت کریمہ میں بھی آیا ہے جو میں نے ابھی پڑھ کر سنائی ہے۔ وہ صراط مستقیم وہی ہے جس کا سورۂ فاتحہ میں ذکر ملتا ہے پس سورۂ فاتحہ پر زور دیں اور بہت محنت کے ساتھ' عقل کے ساتھ' محبت کے ساتھ ذہن نشین کرائیں' دل نشین کرائیں تو پھر عبادت کے جو باقی حصے ہیں وہ سورۂ فاتحہ ہاتھ پکڑ کر آپ ہی آگے چلا دے گی۔ پھر HOME TASK کے طور پر ان کو دیں۔ ان کو کہیں کہ یہ ہم نے تمہیں یہاں سکھایا ہے۔ باقی "عبادت" تمہیں نہیں آتی اب تم گھروں کو جاؤ گے تو جہاں جہاں بھی خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہے یا انصار اللہ کی تنظیم ہے یا جماعتی تنظیم ہے (اس کے تابع اگر انتظام ہو رہا ہے تو) ان کو وہ ہدایت کریں کہ ان کو Take Over کر لو۔ ہم نے اتنا پڑھا کر بھیج دیا ہے آگے تم سنبھالو اور اس سے آگے نگرانی میں پڑھانا یہ مقامی طور پر تمہارا کام ہو گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تین دن کا جو پروگرام ہے وہ ایک سال تک بھی ممتد ہو سکتا ہے۔ وہ تخم ریزی ہے جو آپ ان تربیتی اجتماعات میں کر سکتے ہیں جس سے آگے نشوونما ہو سکتی ہے مگر آپ نے اگر چند دنوں میں درخت کھڑے کرنے کی کوشش کی تو سارے درخت مر جائیں گے وہ جڑ نہیں پکڑ سکتے۔ بیج لگانے کی کوشش کریں اور تربیتی نقطہ نگاہ سے بھی بیج کی حد تک رہیں۔ عبادتوں کے قیام سے متعلق ایسی تلقین اور عبادت کے آداب سے متعلق ایسی تلقین کہ اس سے محبت پیدا ہو اور زبردستی "عبادت" پر بلانے کی ضرورت نہ پڑے بلکہ اجتماع میں شوق پیدا ہو جائے اور خود بخود لوگ "عبادت" پر قائم ہو جائیں۔ تھوڑا حصہ اپنے پیش نظر رکھیں اور اس تھوڑے کو دائمی بنانے کی کوشش کریں۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ دعا کے ساتھ یہ کام کریں گے اور دعا کی اہمیت بھی دلوں میں جاگزیں کریں گے تو یہ جو چند دنوں کے پروگرام ہیں یہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کی ساری نسل کے پروگرام بن سکتے ہیں۔ ان کی زندگیوں کے بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے بھی پروگرام بن سکتے ہیں۔ اس پوری صدی کا پروگرام بن سکتا ہے اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان سارے اجتماعات کے لئے اگر پہلے لمبے چوڑے پروگرام مقرر کئے بھی جاچکے ہوں تو میری اس مختصر ہدایت کی روشنی میں حقیقت پسندانہ پروگرام بنائیں اور جیسا کہ میں نے کہا ہے وہی کوشش کریں کہ یہ پروگرام جاری ہو جائیں۔ سارے سال کے لئے شامل ہونے والوں کو فائدے پہنچائیں اور جب یہ آئندہ کلاس میں آئیں تو ان کی کیفیت بدل چکی ہو۔ اس سے بھی اگلے درجے کے طالب علم آپ تک پہنچیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معنی خیز پروگراموں کو خدا کی عطاء کردہ توفیق کے مطابق بہت ہی زیادہ فائدہ مند بنانے کی ہمت عطا فرمائے۔

لندن کے جلسہ سالانہ کا تذکرہ جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں چند مثالیں رکھی تھیں اب دنیا سے کثرت سے خط بھی آنے شروع ہوئے ہیں اور جماعت کی طرف سے رپورٹیں بھی آرہی ہیں کہ اللہ کے فضل سے سب دنیا پر اتنا گہرا اثر پڑا ہے کہ اس سے پہلے اس کی کوئی اور مثال ہمیں اپنی زندگی میں دکھائی نہیں دیتی اور جنہوں نے دیکھا ان میں ہر جگہ یہی تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ کاش ہم وہاں ہوتے۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ شکر ہے ہم نے بھی دیکھ لیا۔ شکر تو ضرور کیا ہو گا لیکن ساتھ ہی یہ تڑپ پیدا ہوئی ہے کہ او ہو' ہو' یہ تو صرف ٹیلی ویژن والا پروگرام نہیں تھا۔ وہاں تو شامل ہونا چاہئے تھا۔ خوش قسمت ہیں وہ جو وہاں پہنچے۔ چنانچہ مجھے آپ سب کے لئے مبارکباد کے پیغام بھی مل رہے ہیں کہ ہماری طرف سے ان کو مبارکباد دیں۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) اللہ تعالیٰ نے ان خوش نصیبوں کو توفیق بخشی اور خدا ہمیں بھی توفیق بخشے کہ آئندہ ایسے پروگراموں میں شرکت کر سکیں۔

وسیع عالمی جلسے کی تیاری ایک شخص نے تو بہت حکمت کی بات کہی ہے۔ اس نے کہا یہ عالمی بیعت دراصل بہت بڑے عالمی جلسے کی تیاری ہے اور مجھے تو اس سے یہ پیغام ملا ہے کہ اب ہمیں بہت وسیع عالمی جلسے کی تیاری کرنی چاہئے جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہوگی۔ بات سچی ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں تو دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کی تیاری اس رنگ میں کرنے کی توفیق بخشے (انتظامی تربیت تو اللہ کے فضل سے ہو ہی رہی ہے۔ خدا سے ہم یہی امیدیں لگائے بیٹھیں گے۔ یہی دعا ہوتی ہے) کہ جماعت کے انتظام بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں مگر آنے والوں کی روحانی مہمان نوازی' ان کی دینی تربیت کی صلاحیت پیدا کرنا اور ان اجتماعات کو ایک عظیم روحانی اجتماع میں تبدیل کرنا یہ ہمارا اول مقصد ہے اور اسی مقصد پر نگاہ مرکوز رہنی چاہئے۔ اس مقصد کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھتے ہوئے دعائیں کریں کہ خدا ہمیں اس طرح کے عالمی جلسوں کی توفیق بخشے جو دنیا کے لحاظ سے بھی نظیر نہ رکھتے ہوں۔ اور دین کے لحاظ سے بھی نظیر نہ رکھتے ہوں۔ اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کینیڈا کے خط کے بعض دلچسپ اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ تفصیلی خط ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اتنی جلدی اس پروگرام میں دلچسپی پیدا ہونی شروع ہوئی کہ ٹورانٹو ہی میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ (بیت الذکر) میں حاضری دو ہزار سے تجاوز کر گئی یعنی بڑی دور دور سے ٹورانٹو کے علاقے سے دور دور سے دو ہزار احمدی مرد وزن بچے شامل ہوتے رہے اور بیچ کے جو ناغے تھے ان کو ہم نے (کلام الٰہی) درس حدیث' درس ملفوظات سے سجایا۔ بہت ہی اچھا پیارا پروگرام بنایا۔ ایک بہت ہی دلکش مقامی جلسہ بن گیا جو ایک پہلو سے عالمی جلسے کا بھی حصہ تھا اور ایک پہلو سے مقامی جلسہ بنا ہوا تھا۔ ان کے لئے پھر خاطر مدارات کے بھی انتظام۔ لنگر خانہ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جاری ہوا۔ مارکیز

(MARQUEES) لگ گئیں۔ گویا کہ بہت ہی رونقیں لگیں اور کہتے ہیں کہ اتنا روحانی لطف آیا کہ الفاظ نہیں ہیں جو بیان کیا جاسکے۔ کہتے ہیں کہ افتتاحی تقریر کے بعد جس میں غالباً یہ اشارہ تھا کہ آئندہ کیا آنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ لوگ سخت بیتاب ہوئے اور اس خواہش کا اظہار کرتے تھے کہ کاش ہم بھی اسلام آباد پہنچ جائیں۔ ایک دوست کی حالت تو ایسی غیر ہوئی کہ گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ بار بار کہتے تھے کاش میرے پر ہوں میں بھی اڑ کر وہاں پہنچ جاؤں۔ ایک دوست نے اگلے روز بتایا کہ وہ ائیرپورٹ جاکر ساری رات کوشش کرتے رہے کہ کوئی جہاز مل جائے تو میں پہنچ جاؤں۔ لیکن آج کل جہازوں پر مسافروں کا بہت دباؤ ہے کیونکہ چھٹیاں ہیں اور یہ سفروں کے موسم ہیں۔ اس لئے آجکل مغرب میں سفر بہت مشکل ہو گیا ہے اور اگر پہلے بکنگ نہ کروائی جائے تو سیٹیں آسانی سے نہیں ملتیں۔ بہر حال ان کو مجبوراً واپس آنا پڑا۔

امامت سے تعلق کی برکات اس کے بعد انہوں نے بعض اور باتیں لکھی ہیں۔ ایک بات انہوں نے یہ لکھی ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو بھی متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس دوران توحید کے ضمن میں یہ کہا کہ بعض لوگ جو مجھے کہتے ہیں کہ آپ کی دعا سے یہ ہوا۔ آپ کی دعا سے وہ ہوا۔ اس سے مجھے بہت تکلیف پہنچتی ہے۔ اللہ کے فضل کی باتیں کیا کرو۔ کہتے ہیں یہ بات درست ہے لیکن یہ بات بھی درست ہے کہ مثلاً ہم نے کوششیں کیں۔ دعائیں کیں لیکن کام نہیں بنے۔ آپ کو لکھا اور دعا کا جو جواب آیا اس سے بھی صاف پتہ لگتا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے اور ناممکن ہوتا ہوا کام ممکن ہو گیا۔ اور خدا کی طرف سے ہماری اس رنگ میں بڑی حوصلہ افزائی ہوئی کہ (امامت) سے تعلق اور دعاؤں کے نتیجہ میں ہمارے رکے ہوئے کام بھی چل پڑتے ہیں تو یہ حقیقت بھی سامنے ہے اور ادھر آپ کی نصیحت بھی ہے۔ اب بتائیں ہم کیا کریں۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ قبولیت دعا سے وہ انکار نہیں تھا۔ مجھے یاد ہے کئی دفعہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کے زمانہ میں مختلف وقتوں میں بعض مشکلات آپڑتی تھیں۔ بعض مسائل لاینحل دکھائی دیتے تھے۔ خود دعائیں کیں اور کوئی فرق نہ پڑا۔ ایک موقعہ خاص طور پر مجھے یاد ہے۔ میں دفتر وقف جدید میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ اچانک مجھے یہ خیال آیا کہ اب تک حضرت (امام جماعت احمدیہ) کی خدمت میں دعا کے لئے نہیں لکھا۔ چنانچہ دعا کے لئے لکھا اور دوسرے دن جواب آیا اور جواب کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سارا رکا ہوا کام بن گیا۔ ساری مشکل حل ہو گئی تو یہ واقعات درست ہیں اور اس میں کسی بندے کی ذات کا سوال نہیں ہے۔ بعض مناصب پر اللہ تعالیٰ کی نظر ہے اور ان کا احترام دنیا میں قائم کرنے کے لئے' ان سے تعلق قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر رحمت فرماتا ہے۔ پس جب تک میں (حضرت امام جماعت احمدیہ) الثالث کا ایک ادنیٰ غلام اور چاکر تھا میں آپ کی دعاؤں سے مدد حاصل کرتا رہا اور میں نے بہت برکتیں دیکھیں۔ پس اس حقیقت سے میں ہرگز انکار نہیں کر رہا۔ اس کے علاوہ سلسلہ کے بہت سے بزرگ ہیں جن کو میں جانتا ہوں۔ خود میں نے بھی ان کو دعاؤں کے لئے لکھا ہے اور ان کی برکتوں سے فیضیاب ہوا ہوں۔ اب بھی مجھے لکھنے میں نہ صرف عار نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ ضروری ہے کہ بزرگوں کو جن کا خدا سے تعلق محسوس ہو ان کو دعا کے لئے لکھا جائے اور ہر طرف دعا کا یہ انتشار کیا جائے۔ یہ جماعت احمدیہ کا تشخص ہے۔ آج دنیا میں جماعت احمدیہ کے سوا کوئی جماعت نہیں ہے جہاں اس کثرت سے' اس تکرار سے اور اس یقین کے ساتھ دعاؤں کے چرچے ہوں اور دعاؤں کے لئے ایک دوسرے سے درخواستیں کی جارہی ہوں۔ پس یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ دعا میں کچھ بھی نہیں ہے۔ دعا خدا تعالیٰ کے فضل جذب کرنے کا ایک ذریعہ ضرور ہے اور قطعی ذریعہ ہے اور اتنا اہم ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر دعا نہ ہوتی تو مجھے تمہاری کچھ بھی پرواہ نہیں تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کے احسان کو غالب رکھیں پس دعا سے انکار نہیں تھا لیکن کہنے کے ڈھب ہوتے ہیں اور اگر ایک شخص خصوصیت سے اس طرح بات کرتا ہو کہ ذہن میں یہ تکلیف دہ خیال جگہ پا جائے کہ یہ مجھے خاص طور پر اٹھا رہا ہے اور گویا میرا مرتبہ بڑھا کر پیش کر رہا ہے۔ مجھے بتا رہا ہے کہ سب کچھ آپ کی دعا سے ہوا اور بار بار اس بات کی تکرار کرتا ہے۔ کہنے کا انداز ہوتا ہے۔ اس صورت میں شدید تکلیف پہنچتی ہے میں نے دیکھا ہے بعض دفعہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جناب آپ کی دعا سے...... میں سن لیتا ہوں لیکن کہنے کی طرز مجھے پسند نہیں آتی۔ میرا دل چاہتا ہے کہ یہ کہیں کہ اللہ نے فضل فرمایا۔ آپ کی دعا قبول کر لی۔ یہ بیشک کہیں کہ مشکل میں تھے۔ اللہ نے بہت فضل فرمایا آپ کی عاجزانہ دعا کو پایۂ قبولیت میں جگہ بخشی اور اس کے نتیجہ میں رحم فرما دیا۔ یہاں تک تو کوئی شرک والی بات نہیں لیکن خدا کا ذکر ہی نہ آئے اور بار بار کہا جائے آپ کی دعا۔ آپ کی دعا۔ اس سے تو اعصاب ٹوٹ جاتے ہیں اور بعض دفعہ میں اس سے جان بوجھ کر عدم توجہ کرتا ہوں کیونکہ یہ کہنا بھی جائز نہیں ہے' مناسب نہیں ہے کہ اس کو کہا جائے کہ (اللہ پناہ دے) تم نے ایک مشرکانہ رنگ اختیار کیا ہے کیونکہ وہ بیچارا کہہ تو یہی رہا ہے نا کہ اللہ نے دعا قبول کی تو اس کی دل آزاری نہ ہو جائے اس لئے میں اعراض کرتا ہوں اور اعراض کرتا ہوں تو وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے سنا ہی نہیں۔ چنانچہ ہر آدمی تو نہیں لیکن بعض ایسا کرتے ہیں کہ پھر بار بار وہی بات کرتے چلے جاتے ہیں تو یہ سارے تلخ تجربے میرے پیش نظر تھے جن کو ملحوظ رکھتے ہوئے میں نے نصیحت کی تھی کہ صرف مجھے ہی نہیں اوروں کو بھی جن کی دعا قبول ہوتی ہے شکریہ کے طور پر بیشک کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان فرمایا کہ ہم نے آپ کو بھی دعا کے لئے لکھا تھا خدا نے آپ کی دعا بھی قبول فرمائی ہو گی اور اس سلسلہ میں جہاں تک آپ کی دعا کا تعلق ہے ہم آپ کے ممنون ہیں لیکن اصل احسان خدا ہی کا ہے۔ پس اللہ کے احسان کو ہمیشہ غالب رکھیں اور اتنا نمایاں طور پر غالب رکھیں کہ آپ کے ذہن کے بھی کسی گوشے میں یہ خیال نہ پیدا ہو کہ کوئی بزرگ آپ کا اس رنگ میں وسیلہ بنا ہے جیسے دنیا کے دوسرے مذاہب میں بت پرستی شروع ہو گئی ہے۔ آج نہیں تو کل یہ چیز بزرگ پرستی میں تبدیل ہو سکتی ہے اور بزرگ پرستی سے تو مجھے ایسی نفرت ہے کہ خدا نے میری طبیعت میں اس کے خلاف اشتعال رکھ دیا ہے۔ میں برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ دنیا میں بزرگ پرستی کی جائے۔ میں تو آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ سب اولیاء اللہ بنیں۔ بہت مزا آتا ہے جب دعا گو مربی لکھتے ہیں کہ افریقہ کے جنگلوں میں یہ ہو رہا تھا اور ہم بالکل عاجز آ گئے تھے اور ہم نے عاجزانہ دعا کی اور خدا نے اس طرح نشان دکھایا۔ یہ تو بہت مزے کی بات ہے اور دل خوش ہو جاتا ہے لیکن بزرگ پرستی کا رنگ اختیار نہ کریں خواہ میری ذات سے متعلق ہی ہو کیونکہ یہ آئندہ نسلوں کی تباہی کا موجب بن سکتی ہے۔ مرتبہ وہی ہے جو خدا کا مرتبہ ہے۔ اس کے بعد سارے مرتبے اس کے تعلق سے بنتے ہیں اور اس اولیت کو اور اس ثانویت کو اتنا واضح طور پر پیش نظر رکھنا چاہئے کہ شرک کو نہ تصور میں نہ عمل میں داخل ہونے کی کوئی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ اپنے آپ کو شرک سے کلیتہً پاک کریں۔

پس یہی وہ توحید کا مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق قرآن کریم نے یہ گواہی دی ہے کہ اے محمد ﷺ! تو یہ اعلان کر کہ (-) میری عبادتیں اور میری تمام تر قربانیاں' میری زندگی اور موت' میرا مرنا جینا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہو چکا ہے۔ اس مضمون کا اطلاق آپ کی زندگی کے ہر شعبے پر مکمل تھا۔ اس آیت کی راجدھانی آپ کی مکمل ذات پر تھی۔ آپ کی ذات کا ایک ذرہ بھی اس آیت کے عمل سے باہر نہیں تھا۔ آپ کا وجود کامل طور پر اس آیت کے تابع زندگی بسر کر رہا تھا۔

چھوٹی چھوٹی باتوں میں اللہ کی اطاعت اس ضمن میں جو گواہیاں کثرت سے ملتی ہیں ان میں سے ایک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتیں بیان ہوئی ہیں مگر غور طلب بات یہ ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ایسی ہیں جن میں انسان عموماً سمجھتا ہے کہ چھوٹی سی باتوں میں اگر خدا کی مرضی سے ہٹ بھی جایا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حالانکہ بعض دفعہ چھوٹی باتوں میں اطاعت زیادہ عظمت کا نشان ہے اور توحید پرستی کی زیادہ علامت بن جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ نے کبھی کسی کو نہیں مارا' نہ کسی عورت کو' نہ خادم کو البتہ اللہ تعالیٰ کے رستہ میں خوب جہاد کیا ہے۔ یعنی مزاج ایسا تھا کہ کسی کے اوپر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتے تھے لیکن خدا کے رستے میں جہاد بہت کیا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل آپ کی نرمی بھی خدا کی خاطر تھی اور آپ کی سختی بھی خدا کی خاطر تھی۔ ایک پہلو جو اس میں بیان ہونے سے رہ گیا ہے وہ یہ ہے کہ کبھی کسی کو نہیں مارا تو کیوں نہیں مارا؟ اللہ کی وجہ سے۔ اللہ کی محبت سے اور اللہ کے خوف سے کیونکہ یہ بات کہ نہ مارنے کا تعلق خدا کے خوف سے تھا یہ حضرت ابن مسعودؓ کی ایک روایت سے ثابت ہوتی ہے۔ غالباً ابن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ کسی غلام کو مار رہے تھے' اس سے کوئی بہت نازیبا حرکت ہوئی تھی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس طرف بڑھے اور خدا کا خوف دلایا کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ آپ کی آواز میں ایسا جلال تھا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اس غلام کو آزاد کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر نہ کرتے تو جہنم کا خطرہ تھا یعنی میں تمہیں جہنم کی آگ سے ڈراتا ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا مار سے رکنا اللہ کے جلال کی وجہ سے تھا اور دوسروں کو جب آپ نے اس طرح کمزوروں پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو اس وقت آپ کے دل کی نیت کھل کر باہر آ گئی۔

پس جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار آپ کو نصیحت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خاموش سیرت گہرے پانی کی طرح ہے۔ اس میں ڈوب کر آپ کے حسن و جمال کا اندازہ کریں تو حیران ہو جائیں گے کہ ان خاموش اداؤں میں خدا کی کتنی گہری محبت پائی جاتی تھی اور توحید کتنی زیادہ اس میں جلوہ گر تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کا عرفان عطا فرمائے کیونکہ اگر سیرت کا عرفان ہو جائے تو ہماری زندگیوں کے نقشے بدل سکتے ہیں۔

اللہ کی خاطر جہاد کیا سے مراد یہ ہے کہ جہاں خدا کی خاطر سختی کرنی پڑی ہے وہاں ضرور کی ہے اور وہ مثال نظر آتی ہے جو میں نے پہلے بیان کی تھی یعنی حدود کے اطلاق میں کوئی نرمی نہیں کی۔ اتنا نرم دل تھا کہ کسی کو ادنیٰ سی تکلیف بھی نہیں پہنچا سکتے تھے مگر جب اللہ تعالیٰ کی حدود کا سوال ہوا ہے تو دل کو پتھر کر لیا اور خدا کی رضا کی خاطر وہ سزا دی کہ آپ کی ذات کے ساتھ اس سزا کا کوئی دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ یعنی ایسی سزائیں کہ جن کو سنتے ہیں تو آج بھی دل دہلتا ہے کہ اتنی سخت سزا ہے اور جاری کرنے والا وہ ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اس ذات کو اس سزا کے نتیجہ میں جو تکلیف پہنچتی ہو گی۔ یہ بھی وہ خاموش سیرت ہے جس کا بیان ہمیں نہیں ملتا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب بھی کوئی سزا نافذ کرتے تھے تو چونکہ یہ آپ کی فطرت کے مخالف چیز تھی اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ کو سزا پانے والے سے بڑھ کر تکلیف ہوتی تھی مگر رضائے باری کی خاطر خدا کے نام پر اس کی محبت میں جو جہاد فرمایا ہے وہ اس قسم کا جہاد ہے جس کا ذکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے ورنہ جو قتال ہے اس میں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صرف ایک بدنصیب کو نیزہ مارا تھا اور جس کی نوک سے آخر وہ مارا گیا۔ نوک لگنے سے زخم اتنا گہرا ہو گیا کہ وہ مر گیا ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دشمن کو عملاً مارنے کی کوئی اور گواہی میرے علم میں نہیں۔ ممکن ہے کہ لڑائی کے دوران کہیں تھوڑی بہت ضرب پہنچی ہو لیکن تاریخ نے محفوظ نہ کی ہو۔

پھر فرماتی تھیں، خدا کی خاطر انتقام چھوڑ دیتے تھے۔ انتقام نہیں لیتے تھے لیکن جب خدا کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حُرمت کا سوال اٹھتا اور شعائر کی بے حُرمتی کی جاتی تو پھر اس کا انتقام ضرور لیتے تھے۔ مراد وہی بات ہے جو میں نے کی ہے کہ شعائر کی بے حُرمتی میں اسی حد تک انتقام لیتے تھے جس حد تک اللہ تعالیٰ انتقام کی ہدایت فرماتا تھا اس سے بڑھ کر نہیں۔ پس (-) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیرت کے وہ تمام پہلو ہیں جن میں آپ کا کسی غصہ کے اظہار سے رک جانا بھی شامل ہے۔ محبت اور پیار کا اظہار بھی شامل ہے۔ عفو بھی شامل ہے اور سزا بھی شامل ہے۔ یہ تمام امور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توحید کے ساتھ کامل وابستگی کے نشان ہیں۔ توحید کے ساتھ کامل وابستگی ان معنوں میں کہ خدا کے بعد کوئی ذات باقی نہ رہی۔ اپنی ذات بھی آپ نے کھو دی۔ جہاں تک آپ کی کائنات کا تعلق تھا اس کائنات میں خدا کے سوا کوئی وجود نہیں تھا اور خدا کے وجود کے حوالے سے دوسرے وجود ابھرتے تھے۔ خدا ان وجودوں سے جو سلوک چاہتا تھا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وہی سلوک کرتے تھے۔ اپنی ذات بھی مٹ گئی تھی۔ ساری کائنات مٹ چکی تھی۔ صرف ایک اللہ باقی تھا اور اللہ کے حوالے سے ایک نئی کائنات ابھری تھی۔ موحد کے لئے ایک نئی دنیا پیدا ہوا کرتی ہے۔ تبھی قرآن کریم نے خلقِ آخر کا مضمون بیان فرمایا ہے۔ وہ (صاحب ایمان) جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق باندھ لیتا ہے اور خدا کا اس سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اس الٰہی تعلق کے نتیجہ میں وہ خلقِ آخر پاتا ہے۔ اگر اس کو اسی دنیا میں نئی خلق عطا ہوئی ہے تو باقی دنیا بھی دراصل اس کے لئے ایک نئی خلق کی صورت میں ابھرتی ہے۔ وہ دنیا کو نئے زاویہ سے دیکھنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت

جہاں تک جہاد کے دوران حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اللہ کے لئے غیرت کا تعلق ہے اس سلسلہ میں ایک لمبی حدیث میں سے ایک حصہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ جنگ احد میں جب وہ دردناک واقعہ پیش آیا کہ وہ صحابہؓ جو ایک دَرّے پر مامور فرمائے گئے تھے اور حکم تھا کہ تم نے وہاں سے کسی قیمت پر نہیں ٹلنا۔ لیکن ان میں سے بعض نے جب یہ دیکھا کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں اور بے تحاشہ بھاگ رہا ہے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ اب ہمارا جو دائرہ امر تھا وہ ختم ہو گیا ہے یعنی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارے لئے جو حکم دیا تھا اس کا دائرہ ختم ہو گیا۔ اب اس کی حد ختم اور اب ہم آزاد ہیں جو چاہیں کریں۔ فتح ہو گئی۔ ساری عمر کے لئے تو یہاں نہیں بیٹھنا تھا۔ گویا یہ ان کے ذہن نے سوچا اور یہ سوچ غلط تھی کیونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا فرمان بالکل واضح تھا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں خواہ فتح بھی ہو جائے تم نے نہیں ٹلنا۔ بہرحال غلطی ہوئی اور اس کی بہت بڑی سزا سب مسلمانوں کو بھگتنی پڑی کیونکہ بعض دفعہ ایک غلطی سے قوم کو سزا ملتی ہے۔ ایک ڈرائیور ایکسیڈنٹ کرتا ہے لیکن ساری بس کے لوگ مارے جاتے ہیں۔ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ بعض غلطیاں قوم کے لئے تکلیف دہ بن جایا کرتی ہیں۔ بہرحال جب وہ ابتلاء کا وقت آیا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے بعض عشاق کے جھرمٹ میں ایک غار میں پناہ گزیں تھے اس وقت ابو سفیان نے بڑی تعلّی سے یہ اعلان کرنا شروع کیا کہ ہم جیت گئے۔ بدر کا بدلہ لے لیا گیا اور اس اعلان کے بعد اس نے بلند آواز سے یہ کہا کہ کیا مسلمانوں میں محمد ﷺ ہے؟ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم زندہ موجود ہیں؟ صحابہؓ نے جواب دینے کی کوشش کی لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا کہ بالکل جواب نہیں دینا۔ پھر اس نے اعلان کیا کہ کیا ابن ابو قحافہ ہے یعنی حضرت ابو بکرؓ اور بلند آواز سے تین دفعہ اس نے یہی کہا لیکن چونکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اجازت نہ دی تھی اس لئے سب خاموش رہے۔ پھر حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ جب اس نے کہا کہ ابنِ خطاب ہے تو حضرت عمرؓ کچھ بے قابو ہوئے اور جواب پر تُلے کیونکہ آپ کے مزاج میں اس لحاظ سے ذرا زیادہ تیزی پائی جاتی تھی کہ کون ہوتا ہے عمرؓ کی بے عزتی کرنے والا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پھر ہاتھ کے خاص اشارے سے کہا کہ نہیں بالکل جواب نہیں دینا۔ چنانچہ وہ خاموش رہے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے جواب دے دیا تھا مگر میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایت کرنے والے نے شاید غلطی کی ہو۔ مجھے اس بات پر تسلی نہیں ہے کیونکہ آخر وقت پر جو بات رونما ہوتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک صحابہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اشارے پر خاموش ہی رہے تھے اور دشمن کو پتہ نہیں لگ سکا تھا کہ وہ کہاں پناہ گزیں ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آہستہ آواز میں اپنے دل کا غصہ نکال لیا ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اشارے کے احترام میں اونچی آواز استعمال نہ کی ہو مگر یہ پہلو غور طلب ہے کہ آپ نے جواب دیا تھا یا نہیں۔ بہرحال جب یہ بات ختم ہوئی تو پھر ابو سفیان نے بڑے زور سے یہ نعرہ لگایا: اُعلُ ھُبَل، اُعلُ ھُبَل کہ ھُبَل کی سربلندی ہو، ھبل کی سربلندی ہو۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بے قرار ہو گئے اور فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔ یعنی جب تک ذاتی انسانی عزتوں کا سوال تھا تو آپ کو کوئی پرواہ نہیں تھی اور حکمت کا تقاضا بھی یہی تھا۔ بہت زخمی تھے، چند تھے، کمزور تھے، دشمن بڑا غالب تھا اور عارضی فتح اس کے سر کو چڑھی ہوئی تھی۔ ایسے موقعہ پر جواب دے کر اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے والی بات تھی۔ پس جب تک انسانی عزتوں کا سوال تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بار بار سختی کے اشارے سے صحابہ کو منع کیا۔ نہ اپنی عزت کی پرواہ کی نہ دوسرے صحابہ کی عزت کی مگر جب اس نے ھبل جھوٹے خدا کی بلندی کا نعرہ لگایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بے قرار ہوئے اور فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے، جواب کیوں نہیں دیتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا اس سے کہو اور یہ اعلان کرو کہ اللہ اَعلیٰ و اَجَلّ، اللہ اَعلیٰ و اَجَلّ۔ خدا ہی ہے جو سب سے زیادہ معزز ہے اور سب سے زیادہ جلیل القدر اور جلیل الشان ہے۔ اس سے زیادہ شاندار کوئی وجود نہیں ہے۔ پس حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے جمال کے تابع تھا اور کوئی فیصلہ خدا کی عظمت کے تصور کے بغیر نہیں تھا۔ انسانی عظمت کے تصور کو آپ کے فیصلوں میں کوئی دخل نہیں تھا۔ کلیتہً اللہ کی عظمت کے پیشِ نظر آپ بولتے تھے اللہ کی عظمت کے پیشِ نظر خاموش رہتے تھے اور کسی انسانی مفاد کا آپ کے بولنے اور آپ کی خاموشی میں کوئی دخل نہیں تھا جب خدا تعالیٰ کی توحید بیان کرتے تو ایک خاص جوش پیدا ہو جاتا تھا۔ ایک خاص جلال پیدا ہوتا تھا اور صحابہؓ کی زندگی پر اتنا گہرا اثر پڑتا تھا کہ بعض ایسے خطابات ہیں کہ جن کو صحابہؓ نے سنا اور راز بر کر لیا اور آگے نسلوں تک ان خطابات کو پہنچاتے رہے کہ ایک موقعہ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس طرح اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال کا ذکر فرمایا۔ ان الفاظ میں آپ کے سامنے میں یہ حدیث رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح رستے کی ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔

دنیا کو اپنے ظلموں سے بچاؤ

یہاں "اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے" کے بعد فرمایا "اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے۔" ان دو باتوں کا گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق میں آپ پر واضح کرنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں انسان کے تمام مصالح اور تمام مفادات مجتمع ہو جاتے ہیں کیونکہ اگر خدا ہی ہے اور کچھ نہیں تو انسان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے سارے مفادات اس ایک ذات سے وابستہ ہو جاتے ہیں لیکن وہ مفادات حاصل کیسے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان اسرار سے پردہ اٹھایا ہے اور یہ فرما رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات پر ظلم حرام قرار دیا ہے پس جب تک تم اپنی ذات پر ظلم حرام قرار دیئے رکھو گے تمہارا تعلق خدا سے رہے گا جو تمہیں ظلموں سے بچانے کا ذمہ دار ہو جائے گا۔ اگر تم نے اپنی ذات پر ظلم حلال کر لئے تو خدا کے اس پہلو سے تمہارا تعلق ٹوٹ جائے گا یعنی خدا کی ذات سے تعلقات کی دراصل ایک حبل نہیں بلکہ بہت سی رسیاں ہیں اور ہر رسی کا کسی خاص حصے سے تعلق بنتا ہے۔ بعض لوگ کسی ایک صفت میں اللہ تعالیٰ کی کامل غلامی اختیار کرتے ہیں اور اسی کے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ بعض دوسری صفات میں ویسے نہیں ہو سکتے۔ خدا اس پہلی نیکی کے پھل سے ان کو محروم نہیں رکھتا۔ جس جگہ بھی اور جتنا بھی تعلق انسان خدا سے باندھے اسی حد تک خدا اپنے رحم و کرم کے جلوے اور اپنے فضل کے جلوے اس انسان کو دکھاتا ہے۔ پس ٹکڑوں ٹکڑوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جو نصائح فرمائی ہیں ان میں یہ حکمت ہے کہ تم کمزور انسان ہو۔ کس طرح دنیا کے ظلموں سے بچ سکتے ہو۔ تم میں طاقت ہی نہیں ہے لیکن تم میں ایک طاقت ضرور ہے کہ اگر چاہو تو دنیا کو اپنے ظلموں سے بچالو۔ اللہ تعالیٰ تم سے یہ توقع تو نہیں رکھتا کہ تم طاقت سے بڑھ کر دنیا کے ہر ظالم کے ظلم سے بچتے رہو جیسے فرمایا (اللہ کسی پر اسکی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا) لیکن اس کے ساتھ ہی یہ نصیحت ضرور کرتا ہے کہ خدا کے نام پر بنی نوع انسان کو اپنے ظلموں سے بچاؤ اگر تم ایسا کرو گے تو خدائے واحد کی غیرت تمہاری حفاظت فرمائے گی اور تمہیں بنی نوع انسان کے ظلموں سے بچائے گی۔ پھر فرمایا اے میرے بندو! تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح رستے کی ہدایت دوں' پس مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ ایک ہدایت تو وہ ہے جو (کلام الٰہی) کی صورت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم تک آپہنچی اور وہ جاری و ساری ہدایت ہے۔ پھر یہاں کس ہدایت کا ذکر ہے؟

اصل واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی ہدایت سے فیض یاب ہونے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے ہدات مانگنی پڑتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو (کلام الٰہی) پڑھتے ہیں۔ جگہ جگہ ان کے لئے اشکال آتے ہیں۔ وہ علماء کی طرف دوڑتے ہیں۔ کتابیں بھی پڑھتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ وہ مشکلات دور ہو جائیں۔ یہ اچھی بات ہے۔ محنت کرنی چاہئے مگر سب سے پہلے دعا کرنی چاہئے اور یہی مضمون یہاں بیان ہوا ہے۔ وہ لوگ جو دعا کی طرف متوجہ نہ ہوں اور انسانوں سے (کلام الٰہی) کے مسائل سمجھنے کی کوشش کریں۔ پہلا انحصار انسانوں پر ہو ان کو کبھی بھی سچا عرفان نصیب نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ پھر ان کو ایک اشکال کے بعد دوسرا اشکال دکھائی دینے لگتا ہے۔ ایک مسئلہ حل ہوتا ہے تو ایک اور کھڑا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقعہ پر بڑی واضح نصیحت فرمائی کہ تم مجھ سے پوچھتے ہو' اچھی بات ہے پوچھا کرو لیکن دعا تو کیا کرو۔ دعا کر کے خدا سے براہ راست ہدایت تو طلب کیا کرو۔ پھر بہت سے ایسے مسائل ہیں جو خدا خود تمہیں سمجھا دے گا اور اس طرح ہر بات میں احتیاج نہیں رہے گا۔ یہ لازم ہے کہ ہر انسان کا ایک مرتبہ' ایک مقام ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بعض کو زیادہ عرفان عطا کیا ہوتا ہے۔ بعضوں کو کم اس لئے دعا کے بعد بھی ایک احتیاج رہ جاتا ہے لیکن اس احتیاج میں اور دعا کے بغیر احتیاج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ دعا کے بعد جو احتیاج باقی رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ خود پورا فرماتا ہے۔ تسلی عطا کرتا ہے جو ہر سائل کا اصل مقصد ہے کہ اس کے دل کو تسلی نصیب ہو۔

طمانیت قلب بھی ضروری ہے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت بھی تو یہی تھی۔ دل میں ایک اشکال پیدا ہوا کہ مردے کیسے زندہ ہوں۔ وہ قومیں جو صدیوں سے مری ہوئی ہیں یہ کیسے زندہ ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے بڑی عاجزی کے ساتھ عرض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ایمان نہیں لاتا۔ عرض کیا کہ اے آقا! ایمان تو لاتا ہوں لیکن دل کو بھی تو اطمینان نصیب ہو۔ بہت ہی پیاری بات ہے اس کو پیش نظر رکھیں۔ ایمان کے ذریعہ (کلام الٰہی) کی ہر بات کو تسلیم کرنا یہ اور بات ہے۔ یہ ایمان اور (دین حق) کے ساتھ تعلق والی بات ہے۔ طمانیت قلب کا مضمون اور ہے۔ آپ ہاں کہہ جاتے ہیں۔ سر تسلیم خم کر دیتے ہیں لیکن بعض دفعہ دل مطمئن نہیں ہوتا۔ اطاعت کے جذبے سے ایسا کرتے ہیں مگر انبیاء اور اصدقاء کی سنت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تسکین دل بھی طلب کرتے ہیں اور اس کے بغیر ایمان کو درحقیقت دائمی زندگی نصیب نہیں ہوا کرتی۔ جہاں طمانیت قلب میں کمی ہو وہاں جگہ جگہ خلا پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ خلا جو ہیں وہ عمومی کمزوری کا موجب بن جایا کرتے ہیں۔ بعض دفعہ جب ہوائی جہازوں کے پر ٹوٹ جاتے ہیں اور تحقیق کی جاتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ جب ان کو بنایا گیا تھا تو ہوا کے بعض بلبلے ان کی تخلیق میں داخل ہو گئے اور جہاں جہاں بلبلہ ہے وہاں وہاں کمزوری ہے۔ پس کثرت استعمال سے ان بلبلوں کے اردگرد کمزوری بڑھنی شروع ہوئی اور بالآخر وہ پر ٹوٹ گئے جب کہ سائنس کے نقطۂ نگاہ سے جس طرح تیاری کی جاتی ہے بظاہر ان کو نہیں ٹوٹنا چاہئے۔ پس ایمان میں بھی بعض دفعہ خلا کے بلبلے آجاتے ہیں اور وہی جگہ ہے جس کا طمانیت سے تعلق ہے۔ پس وہ لوگ جن کے دل مطمئن نہیں ہوتے ان کو لازماً اللہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور خدا سے ہدایت طلب کرنی چاہئے اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ تم مجھ سے ہدایت مانگو گے تو میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے ہدایت عطا کرنے کے کئی رستے ہیں۔ بعض دفعہ دل میں ایک سوال اٹھتا ہے تو ضروری نہیں کہ اس کا جواب خدا کی طرف سے رؤیا میں ملے یا ویسے القاء ہو اچانک ایک کتاب پر ہاتھ پڑ جاتا ہے اور اس کتاب میں وہی مضمون بیان ہؤا ہوتا ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کوئی تحریر سامنے آجاتی ہے جس سے سارا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ پس ہدایت طلب کرنے کی عادت کو اختیار کریں اور اس کو پکڑ لیں۔ ہر مشکل کے وقت پہلے اللہ ہی کا خیال آنا چاہئے۔ خدا ہی سے مدد مانگیں۔ ہر مسئلے کے وقت پہلے اللہ سے پوچھیں اور پھر دنیا کی کوششیں ضرور کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے گا۔

دوسروں کا رزق نہ ماریں پھر فرماتا ہے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں پس مجھ سے رزق طلب کرو۔ میں تم کو رزق دوں گا۔ یہاں صرف بھوکے پیش نظر نہیں ہیں جن کو واقعی کھانا نہیں ملتا۔ امیر بھی اور غریب بھی تمام بنی نوع انسان اس میں شامل ہیں۔ پس ہر کھانا جو ہمیں نصیب ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے عطاء کردہ رزق ہے۔ اگر خدا اس رزق سے ہاتھ کھینچ لیتا تو ہمیں نصیب نہ ہوتا۔ بعض دفعہ خدا تعالیٰ اس طرح بھی ہاتھ کھینچتا ہے کہ رزق سامنے ہے لیکن کھانے کی توفیق ہی نہیں ہے۔ پس یہ بہت بڑا اور وسیع مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر شعبے سے تعلق ہے جس میں انسان رزق کا محتاج ہو خواہ وہ رزق مال و دولت کی شکل میں ہو۔ خواہ وہ کھانے پینے کی شکل میں رزق ہو۔ بعض دفعہ مال و دولت نصیب ہوتا بھی ہے لیکن اس کا فیض انسان کو حاصل نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے امیر لوگ ایسے ہیں جن کے سینوں میں آگ لگی رہتی ہے۔ کچھ بھی فائدہ نصیب نہیں ہوتا۔ پس فرمایا ہے کہ میں رازق ہوں۔ میں رزق دیتا ہوں مجھ سے مانگو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں رزق نصیب بھی ہو تو خدا سے ضرور رزق مانگنا چاہئے۔ وہ رزق خدا کی طرف سے سے عطاء کردہ رزق بنا ہؤا ہو اور ہماری کمزوریوں کے نتیجہ میں حاصل کردہ رزق نہ ہو۔ جب آپ اس مضمون میں داخل ہوں تو مالی معاملات میں صفائی کا مضمون اس کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ایک طرف انسان خدا کو یہ عرض کرتا ہے کہ اے خدا میرا تو ہر کھانا تیری عطا ہے۔ تجھ سے نہ مانگوں تو مجھے کچھ بھی نہ ملے اور دوسری طرف بھائیوں سے' دوستوں سے بددیانتیاں بے ایمانیاں اور جھوٹے وعدے کر کے پیسے بٹورنا بلکہ بعض لوگ اپنے ماں باپ کی وفات پر اپنے بھائیوں اور بہنوں کے حق مار جاتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ کئی ایسے مقدمے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بہنیں عمر بھر روتی رہیں لیکن ظالم بھائی قابض تھے انہوں نے جائیداد میں سے بہنوں کو کچھ نہ دیا۔ یہ ساری مثالیں عملاً" شرک کی مثالیں ہیں اور ان کا تعلق اس حدیث کے اس حصے سے ہے کہ میں رزق دیتا ہوں مجھ سے طلب کرو۔ دھوکے بازیاں کیوں کرتے ہو۔ بددیانتیاں کیوں کرتے ہو۔ ایک دوسرے کا حق کیوں مارتے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ کھانا جو تم کھا رہے ہو وہ خدا کا عطاء کردہ نہیں رہے گا یعنی خدا تعالیٰ کی رضا اس میں شامل نہیں رہے گی اور ایسا رزق تو زہر بن جائے گا۔ تمہارے دین و دنیا کے لئے تباہی کا موجب بن سکتا ہے پھر فرمایا۔ میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ اب دیکھیں ہم سب نے لباس پہنے ہوئے ہیں اور کبھی خیال ہی نہیں آتا کہ اللہ تعالیٰ نے لباس پہنایا ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی لباس پہنتے تھے تو پیار کے ساتھ بسم اللہ پڑھا کرتے تھے اور اس کو اس طرح ہاتھ لگاتے تھے جس طرح ایک محبوب تحفہ ہے۔ محبت اور ملائمت کے ساتھ پھیرتے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے کہ اس نے عطا کیا ہے تو وہ لباس تھا جو واقعی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا تھا۔ وہ دنیا کا لباس بھی لباس التقویٰ بن گیا تھا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ہر لباس' لباس التقویٰ تھا کیونکہ ہر لباس کو اللہ کی عطا سمجھتے تھے۔ وہ بیوقوف جن کے پاس بے شمار لباس پڑے ہوئے ہیں اور وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ہماری کوششوں سے' ہماری محنتوں سے ہمیں نصیب ہو گئے ہیں اور خدا کا شکر دل میں پیدا نہیں ہوتا وہ ننگے ہی رہتے ہیں۔ پس یہاں تم ننگے تھے میں تمہیں پہناتا ہوں' کا ایک اور مضمون بھی ہے اور وہ یہ کہ تم ہر لباس میں ننگے ہو جب تک اللہ تمہیں لباس فاخرہ عطا نہ کرے۔ پس خدا سے لباس مانگو۔ غالب بھی کہتا ہے ۔

ڈھانپا کفن نے داغِ عیوب برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

میری تو ساری زندگی ایک ننگے وجود میں کٹی۔ ننگِ وجود کے دو معنی ہیں۔ اصل معنی تو ہے: وجود کے لیے شرم یعنی میرا وجود وجود کے لئے ایک شرم اور عار تھا۔ ایسا ناقص انسان تھا کہ وجود گویا مجھ سے شرمندہ ہوتا تھا کہ یہ بھی کوئی وجود ہے لیکن اس میں ایک فن ہے۔ کھیل کھیلا گیا ہے۔ ننگے کا مطلب ویسے ننگا ہونا بھی ہے ان دونوں مضمونوں کو اکٹھا کر کے غالب کہتا ہے۔ ۔

ڈھانپا کفن نے داغ عیوبِ برہنگی
میں ورنہ ہر لباس میں ننگِ وجود تھا

میرے ننگے پن کے سارے داغ کفن نے ڈھانپ لئے ورنہ میں تو ہر لباس میں ننگا ہی تھا یعنی دوسرے معنوں میں یہ بات بنتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ تم خدا کے فضل کے بغیر ایسے ننگے ہو کہ کفن بھی تمہارا ننگ نہیں ڈھانپ سکتا۔ صرف اللہ کا فضل اور فیض ہے جو تمہارے تن ڈھانپ سکتا ہے۔ پس اگر لباس التقویٰ چاہتے ہو تو ہر لباس پر اس طرح نظر کرو گویا خدا نے عطا کیا ہے اور اپنے آپ کو اس کے بغیر ننگا سمجھو تو ہمارا ہر لباس جو بھی ہے وہ تقویٰ کا لباس بن جائے گا اور خدا کے فضلوں کا لباس بن جائے گا۔ پھر وہ ہمارے ظاہری عیوب ہی نہیں ڈھانپے گا خدا کے فضل کا ہاتھ اس میں ایسی برکت ڈالے گا کہ ہمارے باطنی عیوب بھی ہر لباس میں چھپے رہیں گے پھر حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں پس مجھ سے ہی بخشش مانگو۔

اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے باقی آئندہ جمعہ میں (اللہ نے چاہا تو) بیان کروں گا تاہم اس ضمن میں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ خدا سے بخشش طلب کرنے کا تعلق بھی انسان کے بخشش کرنے سے ہے اور وہ شخص جو خدا کی راہ میں خدا کی مرضی کے تابع بخشش کرتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ ہمیشہ بخشش کی نظر رکھتا ہے۔ ہمیشہ اس سے بخشش کا سلوک فرماتا ہے۔ یہ مضمون بعض دفعہ لوگوں کے ذہنوں میں الجھ جاتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ بخشش کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات میں بخشش کردو حالانکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تھا کہ خدا کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے دل کی نرمی کو دخل نہیں دینے دیتے تھے۔ مجھے بھی بعض لوگ لکھ دیتے ہیں اچھا ہوا آپ نے بخشش کا مضمون بیان فرمادیا۔ آپ ہم سے ناراض ہیں اور فلاں بات پر ہمیں سزا ملی ہوئی ہے۔ اب اس بخشش کے حوالے سے بخشش دیں ورنہ خدا آپ کو نہیں بخشے گا۔ یعنی یہ کہتے تو نہیں ہیں لیکن مراد یہی ہوتی ہے۔ حالانکہ وہ ایسے مقامات ہیں کہ اگر میں بخش دوں تو خدا مجھے نہیں بخشے گا کیونکہ وہاں مجھے اجازت نہیں ہے انصاف کے ایک ہاتھ سے ہر قصوروار سے جو سلوک ہے خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہو وہ مجبوری ہے۔ وہاں وہ حدیث سامنے آتی ہے کہ اگر میری بیٹی فاطمہؓ نے بھی یہ کام کیا ہوتا تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔ پس بخشش کے بھی مقامات ہیں اور مراد یہ نہیں ہے کہ آنکھیں بند کر کے بخشتے چلے جاؤ۔ ایسی بخشش کی اجازت ہے جس سے خدا راضی ہو۔ ایسی بخشش کی اجازت نہیں ہے جس سے خدا ناراض ہو۔ اس دائرے میں رہتے ہوئے آپ جتنا بھی بخشش سے کام لیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو گا اور خدا آپ سے بخشش کا سلوک فرمائے گا۔ اب چونکہ وہ پہلا وقت جو غلطی سے استعمال نہیں ہو سکا تھا اور اس کے بدلے ہمیں پندرہ منٹ زائد دیئے گئے تھے وہ بھی ختم ہو گئے ہیں اس لئے آج اس خطبہ کو میں ختم کرتا ہوں باقی (اللہ نے چاہا تو) اسی مضمون کو اگلے خطبہ میں آگے بڑھایا جائے گا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ اسیر راہ مولا مکرم عبدالقدیر صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میری بڑی باجی کو خدا تعالیٰ نے ۹۳-۱۱-۱ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو کہ آج کل فوجی فاؤنڈیشن ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہے۔ ننھے کو یرقان ہو گیا ہے نومولود عزیزم فہیم خالد محترم چوہدری عبدالرحیم مجاہد آف ساہیوال کا نواسہ اور محترم چوہدری عبدالرحمٰن عزیز صاحب کا پوتا اور محترم چوہدری فتح محمد صاحب ہیڈماسٹر چک 96/12L ساہیوال کا پڑنواسہ اور پڑپوتا ہے۔ ننھے فہیم کی درازی عمر اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم ننھے کو نیک اور خادم احمدیت بنائے۔ میرے ساتھی نثار احمد صاحب اسیر راہ مولیٰ کے دانتوں میں شدید درد ہے۔ نہ دن کو آرام اور نہ رات کو چین ہے۔ اسی طرح خاکسار کے دانتوں میں اور جسم میں سخت درد ہے اور کھانسی بھی ہے۔ کھانسی کے ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ ہم ہر دو اسیروں کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبر و حوصلہ اور ہمت دے اور بیماری سے نجات دے۔ اور ہم اسیران راہ مولیٰ کو جلد رہائی نصیب ہو۔

میرے پیارے امی و ابو بھی آج کل علیل ہیں ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے بھی احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں محترم ابو جان دل اور بلڈ پریشر شوگر کے مریض ہیں۔ دائیں آنکھ کی بینائی بھی بند ہو گئی ہے۔ ان کے لئے خصوصی طور پر دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

○ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب کینیڈا کو دل کا دورہ پڑا ہے اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

○ مکرم مظفر احمد صاحب طاہر ووگر کارکن دفتر انصار اللہ پاکستان شدید درد گردہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

گمشدہ بٹوا

○ ایک بٹوہ (پرس) بیت الاقصیٰ اور گول بازار کے درمیان گرا ہے جس میں ایک ڈرائیونگ لائسنس' کیلکولیٹر اور کچھ نقدی تھی اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۸- دسمبر- سردی قدر سے بڑھ گئی ہے- ربوہ کا درجہ حرارت کم سے کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قومی آمدنی کا تین فیصد تعلیم پر خرچ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تعلیم کے شعبے میں پیچھے نہیں رہ سکتے۔ حکومت ۲۶ ہزار اساتذہ کو تربیت دے گی دس ہزار نوجوانوں کو تربیت دیکر اساتذہ بنایا جائے گا۔

○ جمعرات کے روز محترمہ بے نظیر بھٹو نے صدر سردار فاروق احمد لغاری سے طویل ملاقات کرکے اپوزیشن کے سرد رویہ پر غور کیا- وزیراعظم نے سندھ کی صورتحال پر بھی صدر سے تبادلہ خیال کیا۔

○ اسلام آباد میں اعلیٰ سطحی کانفرنس کے بعد فیصل صالح حیات کی ذمہ داریوں میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ صدر اور وزیراعظم نے وزیراعلیٰ پنجاب منظور وٹو اور مشیر اعلیٰ فیصل صالح حیات کے اختلافات طے کرا دیئے پنجاب سے متعلق وفاقی اداروں کی ذمہ داری بھی فیصل صالح کے پاس ہوگی۔

○ پاکستانی دفتر خارجہ نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا ہے کہ بھارت کو سرحدی خلاف ورزیوں اور کشمیر میں مظالم سے روکے۔ کنٹرول لائن پر ۱۹۹۰ء سے اب تک ۶۰۰ افراد شہید ہو چکے ہیں۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کی والدہ نصرت بھٹو کے درمیان کراچی میں سارک انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ اینڈ جنرل کیئر کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب میں ملاقات ہوئی۔ بے نظیر ماں سے بغل گیر ہو گئیں اور شرکاء سے اٹھا کر نہایت احترام سے والدہ کو سٹیج پر بٹھایا۔ ماں بیٹی میں اختلاف کے بعد یہ پہلی ملاقات تھی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کے پاس متبادل اقتصادی پروگرام نہیں ہے۔ ہم حکومتی پالیسیوں کے لولے لنگڑے پن کو سامنے لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت میرٹ کی دھجیاں بکھیر کر نااہلوں کو سرکاری محکموں میں بھرتی نہ کرے۔ پیپلز پارٹی کی عمر تھوڑی ہے یہ اپنی حماقتوں میں اضافہ نہ کرے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اپنا قبلہ درست کرنے کی بجائے ہماری کردار کشی کر رہی ہے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے جھوٹ کے ذریعے حاصل کی گئی حکومت کے بھی پاؤں نہیں ہوتے۔

○ دو مجاہد کمانڈروں کی شہادت پر مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی وادی میں تمام کاروبار معطل رہا۔ ٹرانسپورٹ تجارتی اور کاروباری ادارے بند رہے۔ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ روز حرکۃ المجاہدین کے کمانڈر مولانا الیاس سمیت ۱۴ مجاہدین شہید ہو گئے تھے۔

○ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے کہ مسٹر حامد ناصر چٹھہ کو مارچ میں سینٹ کا چیئرمین بنایا جائے گا۔

○ صدر نے کہا ہے کہ ملکی معیشت تباہ کرنے والوں کو سخت سزائیں دیں گے۔ قومی بنکوں کے قرضے لازمی طور پر وصول کریں گے۔ ٹیکس چوروں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔

○ پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے ہدایت کی ہے کہ سندھ سے پنجاب میں داخل ہونے والے ڈاکوؤں کو گولی سے اڑا دیا جائے۔

○ سیاچن برفانی تودہ گرنے سے ایک کیپٹن سمیت پاک فوج کے ۱۰ جوان شہید ہو گئے۔ شدید طوفان کے باعث امدادی کام کرنے والے کئی فوجی زخمی ہو گئے۔

○ بے نظیر اور بیگم نصرت بھٹو میں صلح کرانے کے لئے مصطفیٰ جتوئی کراچی پہنچ رہے ہیں۔

○ ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ بیگم نصرت بھٹو کو ۶۷- اراکین پارلیمنٹ کی حمایت حاصل ہو گئی ہے وہ مرتضیٰ کی رہائی کے لئے مہم چلائیں گی غیر متعلقہ افراد کے بھٹو مرحوم کے مزار پر داخلے کو روکنے کے لئے سیاف کے کارکن ۳ جنوری کی رات کو بھٹو کے مزار کا انتظام سنبھال لیں گے۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ میں زور دیا ہے کہ سربیا کے حملوں کو روکنے کے لئے اس پر فضائی حملے کئے جائیں۔ پاکستانی نمائندے مسٹر جمشید مارکر نے کہا کہ اگر بوسنیا میں جنگ جاری رہی تو چھوٹے ملکوں کا اقوام متحدہ سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ پاکستان نے اس پر بھی زور دیا کہ بوسنیا پر سے ہتھیاروں کے حصول کی پابندی ختم کی جائے۔ تاکہ وہ اپنا دفاع موثر طور پر کر سکے۔

○ فلسطینیوں اور اسرائیل کے وزیر خارجہ کی ناروے میں ملاقات ہوئی جس میں امن معاہدے پر عمل درآمد کے لئے دوبارہ بات چیت شروع ہونے پر غور کیا گیا۔

رؤف بکڈپو والے نصرت جہاں اکیڈمی کے تمام بچوں کو نئی کلاس میں داخل ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ پیارے بچو! اپنے سکول کی تمام کتابیں اور کاپیاں بارعائت خریدنے کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں۔

رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر: ۲۱۲۲۹۷

وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ
ڈش انٹینا سائز 12 فٹ
WAZ-SATELLITE SYSTEM
معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر- آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری
فون: (0437) 2644 3024 3068
رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیرآباد کارخانہ حاجی پورہ
راولپنڈی: میاں سعید احمد 051/429771
کوسا کولا ایجنسی

صاحب اولاد
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GROWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹروں اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیمپ ہومیو ڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار۔ ربوہ پاکستان۔ فون آفس 771 کلینک 606

آخری موقعہ
نئی جلسہ گاہ کے بالکل سامنے شمال کی جانب کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ (گورنمنٹ سے منظور شدہ) میں (۵، ۱۰، ۱۵) مرلہ آسان اقساط پر چند پلاٹس برائے فروخت رہ گئے ہیں۔ بکنگ کی آخری تاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۳ء ہے خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز ۳- بلال مارکیٹ ربوہ
فون دفتر: ۲۱۲۳۹۹ گھر: ۲۱۱۳۹۹

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

فوری ضرورت
ربوہ میں اور مضافات کالونیوں میں پلاٹس و مکانات کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورتمند احباب رابطہ فرمائیں۔
نیز واشنگ مشین و پنکھا فیکٹری ریٹ پر دستیاب ہیں۔
نعیم ٹریڈرز اینڈ پراپرٹی سنٹر
پروپرائیٹر نعیم الرحمن
کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس: ۲۱۱۹۳۰

حبوب مفید اٹھرلہا ۲۰ گرام ۲۰/- ۴۰ گرام ۴۰/-
اکسیر لولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/ روپے
نو جام عشق خاص ۶۰/- روپے
روشن کاجل ۵/ روپے
تریاق معدہ ۱۲/ روپے ۲۴/ روپے
دوا تدبیر اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴